

حضرت شر

ڈرامہ / مکالمہ

ڈرامہ

ڈرامہ یونانی لفظ "ڈراؤ (Drao)" سے مشتق ہے جس کے معنی "عمل" یا "اداکاری" یا دوسرے الفاظ میں "کچھ کر کے دکھانا" کے ہیں۔ ڈراما ایک کہانی ہے جو اداکاروں کے ذریعے ناظرین کے سامنے اٹھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ بالفاظ دیگر ڈراما ایک نقالی ہے جو حرکت اور تقریر کے ذریعے سے کیا جاتا ہے۔



USMANWEB

ALL CLASS NOTES DOWNLOAD IN PDF

WWW.USMANWEB.COM

میرزا ادیب

ولادت: 1916ء ☆ وفات: 1999ء



تعارف میرزا ادیب اردو کے ایک مایئے ناز ڈرامہ نگار اور مختصر کہانی نویس تھے۔ پاکستان رائٹرز گلڈن نے انہیں چھ انعامات اور دیوارڈز سے نوازا ہے۔ میرزا ادیب کا اصل نام میرزا دلدار حسین علی تھا مگر ادبی دنیا میں قلمی نام میرزا ادیب کے نام سے مشہور ہوئے۔ طالب علمی کے زمانے سے آپ کو لکھنے کا شوق تھا۔ مختلف رسائل کے لئے مصائب ملکے۔ میرزا ادیب نے شروع میں افسانے بھی لکھے مگر بعد میں آپ نے تمثیل (ڈرامہ) نگاری کو اپنایا۔ اس کے بعد آپ نے ایک ایک کے ڈرامے لکھنا شروع کئے جنہیں ریڈ یو اور ٹیلی ویژن پر نشر کرنا آسان تھا۔ میرزا ادیب ریڈ یو پاکستان سے بھی مسلک رہے۔ ریڈ یو سے آپ کے کئی ڈرامے نشر ہوئے جنہوں نے میرزا ادیب کو مقبولیت عام بخشی۔ آپ کئی رسائل و جرائد کے مدیر بھی رہے۔

تصانیف میرزا ادیب کی شہرت کی ایک وجہ آپ کی کتاب ”صحرا نورد کے خطوط“ بھی ہیں۔ ”جگل“، ”کمل“، ”خاک نشین“، ”ناخن کا قرض“، ”مٹی کا دیا“، ”صحرا نورد کے رومان“، ”آنسو اور ستارے“، ”شیشه میرے سنگ“، ”فن کار“، ”خوابوں کے مسافر“، ”ستون“، ”لبہا اور قالین“، ”پس پرده“، ”فصیل شب“، ”شیشه کی دیوار“ اور ”ماموں جان“ آپ کی مشہور تخلیقات ہیں۔

میرزا ادیب نے اپنے ڈراموں میں روزمرہ کے سماجی معاملات و مسائل کو موضوع بنایا۔ سادہ اور آسان زبان استعمال کی۔ میرزا ادیب کے طرز تحریر کی چند نمایاں خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

طرز تحریر کی خصوصیات

مقصدیت میرزا ادیب کا ہر ڈرامہ اور کہانی اپنے اندر ایک خاص مقصد رکھتا تھا۔ ان کی اکثر تحریریں مقصدیت کے گرد گھومتی نظر آتی ہیں۔

دیکھ پ مکالمہ نگاری میرزا ادیب کے تحریر کردہ مکالمے سادہ مگر دلچسپ ہیں۔ ہر کردار اپنے سماجی حیثیت کے مطابق گفتگو کرتا ہے۔ آپ کے ڈرامے مصنوعی اور ادبی مکالموں پر مشتمل نہیں ہوتے تھے۔ آپ کے مکالمہ بر جستہ اور بر محل ہیں۔

تنوع میرزا ادیب کی ہر کہانی اور ڈرامہ مختلف موضوعات پر مشتمل ہوتا تھا۔ آپ عام لوگوں کی زندگی سے اپنا موضوع منتخب کرتے تھے۔ انسانیت اور انسانی ہمدردی آپ کے ڈراموں اور کہانیوں میں واضح طور پر نظر آتی ہیں۔

ڈرامہ کے واقعات اور کردار اپنے ہم عصروں کے برعکس میرزا ادیب اپنی تحریروں میں کرداروں کے بجائے واقعات پر زیادہ توجہ دیتے ہیں۔ کچھ مقامات پر ڈرامے کا پلاٹ خود بخود آگے بڑھتا ہو انظر نہیں آتا لیکن مجموعی طور پر اس سے ڈرامہ کے حسن پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔

مختصر تعارف

میرزا ادیب اردو کے ایک مائی ناز ڈرامہ نگار اور مختصر کہانی نویس تھے۔ میرزا ادیب کا اصل نام میرزا ادیب علی تھا اگر ادبی دنیا میں قائمی نام میرزا ادیب کے نام سے مشہور ہوئے۔ مختلف رسائل کے لئے مضمایں لکھے۔ میرزا ادیب نے شروع میں افسانے بھی لکھے مگر بعد میں آپ نے تمثیل (ڈرامہ) نگاری کو اپنایا۔ اس کے بعد آپ نے ایک ایکٹ کے ڈرامے لکھنا شروع کئے۔ آپ کئی رسائل و جرائد کے مدیر بھی رہے۔ میرزا ادیب نے اپنے ڈراموں میں روزمرہ کے سماجی معاملات و مسائل کو موضوع بنایا۔ سادہ اور آسان زبان استعمال کی۔ ”جنگل“، ”کمل“، ”خاک نشین“، ”ناخن کا قرض“، ”ٹھی کادیا“، ”سحر انور کے رومان“، ”آنسو اور ستارے“، ”شیشه میرے سنگ“، ”فن کار“، ”خوابوں کے مسافر“، ”ستون“، ”اہوا رقابین“، ”پس پرده“، ”فصیل شب“، ”شیشے کی دیوار“ اور ”ماموں جان“ آپ کی مشہور تخلیقات ہیں۔

مرکزی خیال

میرزا ادیب کے تحریر کردہ ایک ایکٹ کے ڈرامہ ”شہید“ کا مرکزی خیال ملک وطن کے لئے شہادت حاصل کرنا ہے۔ شہید مرکزی امر ہو جاتا ہے۔

خلاصہ

میرزا ادیب کے تحریر کردہ ڈرامے ”شہید“ کا پس منظر پاکستان اندیسا کی 1965ء کی جنگ کے ایک سال بعد قصور شہر کی ایک نواحی بستی ہے۔ اس کے کرداروں میں گیارہ بارہ سال کی ایک بچی رضیہ، اس کے ماں باپ، ان کی پڑوسن شاداں اور ایک سایہ شامل ہیں۔

رضیہ کا بھائی جاوید ایک پاکستانی فوجی تھا۔ ایک سال قبل جاوید کی سالگرہ کے دن رضیہ اپنے بھائی کی سالگرہ منانے کا اہتمام کرتی ہے، مگر میں جھنڈیاں لگاتی ہے، اپنے پیسے جمع کر کے اپنے بھائی کے گلے میں ڈالنے کے لئے ایک ہار خریدتی ہے، مگر جنگ شروع ہو جانے کے باعث جاوید محاذ جنگ پر چلا جاتا ہے اور کہہ جاتا ہے کہ واپس آ کر ہارپہن لے گا۔ مگر ملک و ملت کی خاطر اپنا فرض ادا کرتے ہوئے وہ جنگ میں شہید ہو جاتا ہے۔

اب ایک سال بعد 6 ستمبر کو اپنے بھائی کی سالگرہ کے دن اسے اپنا بھائی جاوید شدت سے یاد آتا ہے جو اپنی سالگرہ کے دن شہید ہو گیا تھا۔ رضیہ روئی ہے اور اس کے ماں باپ اس کو تسلیاں دیتے ہیں۔ اتنے میں ان کی پڑوسن شاداں آ جاتی ہے۔ رضیہ کی ماں شاداں سے جاوید کی باتیں کروہی ہوتی ہے کہ رضیہ کو سجن میں ایک سایہ نظر آتا ہے۔ وہ اس کو بھائی جان کہہ کر مخاطب کرتی ہے اور پوچھتی ہے کہ کہاں تھے آپ؟ وہ جواب دیتا ہے وہ ہر جگہ تھا۔ وہ یہ بھی کہتا ہے کہ مجھے معلوم تھا کہ میری پیاری بہن میرا انتظار کروہی ہو گی۔ وہ ہار تم اب میرے گلے میں ڈال سکتی ہو۔ رضیہ اس کے گلے میں ہار ڈال دیتی ہے۔ اس کے بعد جاوید چلا جاتا ہے اور رضیہ زور سے اس کو پکارتی ہے۔ اس کی آواز سن کر اس کے والدین اور شاداں باہر آتے ہیں۔ رضیہ ان کو بتاتی ہے کہ بھائی ابھی آئے نہیں اور اس نے ان کے گلے میں ہار ڈالا ہے۔ باپ سمجھاتا ہے کہ جانے والے لوٹ کر نہیں آتے۔ شاداں ہار نیچے پڑا دیکھ کر اٹھاتی ہے اور ایک چیخ مارتی ہے اور کہتی ہے کہ ہار پر خون لگا ہوا ہے۔

فرہنگ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
یکسر پرستور	بالکل مسلسل، پہلے کی طرح	قصباتی، قرب و جوار غمزدہ، ذکھنی	نواحی غم ناک

حیرت زدہ	دم بہ خود	عزت، بلندی، رتبہ	شرف
دھنک، بادلوں یا آسمان پر نظر آنے والے سات رنگوں کی کمان	قوس قزح	سورج نکلتے یا ڈوبتے وقت آسمان پر نظر آنے والی سرخی خون	شفق
			لہو



USMANWEB
ALL CLASS NOTES DOWNLOAD IN PDF

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

کشیرالا انتخابی سوالات

دیئے ہوئے ممکنہ جوابات میں سے ہر ایک کے لئے درست جواب کا انتخاب کیجئے:

1

نصاب میں شامل سبق "شہید" کے مصنف ہیں:

- (الف) سریداحمد خان (ب) مولانا شبلی نعمنی
 (ج) میرزا دلیب (د) مولانا محمد حسین آزاد

2

میرزا دلیب نصاب میں شامل اس سبق کے مصنف ہیں:

- (الف) نام دیو۔ مالی (ب) امید کی خوشی
 (د) نظریہ پاکستان (ج) شہید

3

نصاب میں شامل سبق "شہید" ماخوذ ہے:

- (الف) مرآۃ العروض (ب) مضامین سرید

نصاب میں شامل سبق "شہید" ادبی طور پر ہے ایک:

- (الف) افسانہ (ب) ڈرامہ
 (د) سوانح (ج) ناول

4

"مٹی کا دیا" سے ماخوذ یہ سبق نصابی کتاب میں شامل ہے:

- (الف) ہونہہ (ب) قومی ہم درودی
 (د) شہید (ج) امید کی خوشی

5

"مٹی کا دیا" ان کی تصنیف ہے:

- (الف) سریداحمد خان (ب) میرزا دلیب
 (د) مولانا محمد حسین آزاد (ج) مولانا الطاف حسین حالی

6

آپ کی شہرت کی ایک وجہ آپ کی کتاب "صحرا نور کے خطوط" بھی ہے:

- (الف) میرزا دلیب (ب) ڈاکٹر غلام نصطفی خان (ج) علامہ محمد اقبال
 (د) مولانا شبلی نعمنی

7

انہوں نے ریڈیو کے لئے اسکرپٹ بھی لکھے:

- (الف) قادر اللہ شہاب (ب) میرزا دلیب
 (د) حکیم محمد سعید

8

جنگل، کمل، خاک نشیں، ناخن کا قرض اور فن کار ان کی تحریریں ہیں:

- (الف) میرزا دلیب (ب) منتپریم چند
 (د) حکیم محمد سعید

9

اس سبق کا پس منظر ستمبر 1965ء کی پاک بھارت جنگ ہے:

- (الف) کچھ درق تاریخ سے (ب) بوڑھی کا کی
 (د) اونہہ

10

سبق "شہید" کا پس منظر اس شہر کی ایک نواحی بستی ہے:

- (الف) لاہور (ب) قصور
 (د) کشمیر

11

سبق "شہید" کا پس منظر اس شہر کی ایک نواحی بستی ہے:

- (الف) لاہور (ب) قصور
 (د) کشمیر

12

سبق "شہید" میں رضیہ اس تھی کہ آج اس کی بھائی کی سا لگرہ کا دن ہے اور بھائی:

- (الف) لاہور جا چکا تھا
 (ب) فوج میں بھرتی ہو گیا تھا

13

(ج) پاک بھارت جنگ میں شہید ہو گیا تھا

شاواں اس وجہ سے چنج مارتی ہے:

- (الف) جاوید کی روح دیکھ کر (ب) ہار پر لہو لگا دیکھ کر
 (د) جاوید کو دیکھ کر

14

- (ج) رضیہ کو ہار پہنے دیکھ کر (د) جاوید کو دیکھ کر

جملوں کی تشریح

جلد 1

شہادت کو تم کیا سمجھتی ہو؟ وطن کی خاطر جان دے دینا، یہ شرف ہر ایک کو کہاں نصیب ہوتا ہے؟

حوالہ سبق: یہ فقرہ ہماری نصابی کتاب میں شامل ڈرامہ "شہید" سے منتخب کیا گیا ہے۔

حوالہ مصنف: نصاب میں شامل ڈرامہ "شہید" کے مصنف میرزا ادیب ہیں۔

حوالہ مصنف کے لئے مرکزی خیال سے پہلے "مختصر تعارف" ملاحظہ کیجئے۔

تشریح: ڈرامہ "شہید" میں ایک پاکستانی فوجی جاوید کی شہادت اور اس کے گھروالوں کے غمون کی عکاسی کرتا ہے۔ مندرجہ بالا فقرہ رضیہ اور جاوید کا باپ اپنی بیوی فاطمہ سے اس وقت بولتا ہے جب وہ اسے اپنی بیٹی رضیہ کے غم کے بارے میں بتاتی ہے کہ وہ آج بھی اپنے بھائی کے لئے رورہی تھی۔ جاوید کا باہمہ باپ اپنی بیوی کو اسلی دیتے ہوئے شہادت کی اہمیت بیان کرتا ہے کہ شہادت کوئی معمولی چیز نہیں ہے۔ یہ بہت کم لوگوں کی حصے میں آتی ہے۔ یہ اعزاز اللہ تعالیٰ بہت کم لوگوں کو عطا کرتا ہے۔ ایک اسلامی ملک کے دفاع کے لئے جان دینا شہادت کا عظیم ترین رتبہ ہے۔

جلد 2

ماں! وطن نے مجھے پکارا ہے۔ اب میں کسی اور کام کے لئے نہیں رُک سکتا۔

حوالہ سبق اور حوالہ مصنف کے لئے جملہ 1 ملاحظہ کیجئے۔

تشریح: ڈرامہ "شہید" میں ایک پاکستانی فوجی جاوید کی شہادت اور اس کے گھروالوں کے غمون کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ فقرہ جاوید کی ماں اپنی پڑوں شاداں سے اس وقت بولتی ہے جب وہ شاداں کو جاوید کی شہادت کے بارے میں بتاتی ہے۔ ایک سال پہلے 6 ستمبر 1965ء کو جاوید کی سالگرہ تھی۔ وہ چھٹی پر گھر آیا تھا۔ اس کی بہن رضیہ نے اس کی سالگرہ کا اہتمام کر رکھا تھا۔ اس کے گلے میں ڈالنے کے لئے ایک ہار بھی لے رکھا تھا۔ وہ الماری سے ہارنکال کر بھائی کو پہنانے آرہی تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی۔ جاوید کو محاذ جگ میں جانے کا حکم ہوا تھا کیونکہ انڈیا نے پاکستان پر حملہ کر دیا تھا۔ جب گھروالوں نے جاوید کو جانے سے روکا تو اس نے اپنی ماں کو مندرجہ بالا الفاظ کہے جو اس کی ماں شاداں کو بتا رہی ہے۔ ان الفاظ سے جاوید کی ہمت، بہادری اور وطن سے محبت کا اندازہ ہوتا ہے۔

نشرپاروں کی تشریح

نشرپارہ 1

صحن سے ماں کمرے میں داخل ہوتی ہے اٹھ کر، نظریں جھکائے کھڑی ہو جاتی ہے)۔

حوالہ سبق: یہ نشرپارہ نصابی کتاب میں شامل ”شہید“ سے منتخب کیا گیا ہے جس کے مصنف میرزا ادیب ہیں۔

حوالہ مصنف: حوالہ مصنف کے لئے مرکزی خیال سے پہلے ”مختصر تعارف“ ملاحظہ کیجئے۔

تشریح: یہ نشرپارہ ڈرامہ کے پہلے سین سے منتخب کیا گیا ہے۔ رضیہ کا بھائی جاوید ایک سال پہلے اپنی سالگرہ کے دن 1965ء کی پاک بھارت جنگ میں شہید ہو جاتا ہے۔ اب ایک سال بعد بھائی کی سالگرہ اور شہادت کے دن رضیہ اپنے بھائی کی یاد میں شدید غمزدہ ہے اور رورہی ہے۔ ماں اس کو روتنے دیکھ کر اس کے سر پر ہاتھ رکھتی ہے مگر رضیہ کی کپکپاہٹ مزید بڑھ جاتی ہے۔ ماں بہت پیار سے بھائی کی یاد کرنے سے منع کرتی ہے۔ ماں اٹھنے کو کہتی ہے تو اس کی بیٹی رضیہ اٹھتی ہے مگر ابھی تک سکیاں بھر رہی ہوئی ہے۔ اس کی آنکھیں سوچھی ہوئی ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ کافی دیر سے بھائی کے غم پر روتی رہی ہے۔ ماں کے کہنے سے اٹھ جاتی ہے مگر نظریں جھکی ہوئی ہیں۔

نشرپارہ 2

باب: کہیں نہیں، سیہیں تھا۔ رضیہ کہاں ہے؟ آنسو پوچھنے لگتی ہے)۔

حوالہ سبق اور حوالہ مصنف کے لئے نشرپارہ 1 ملاحظہ کیجئے۔

تشریح: اس فن پارہ میں مصنف رضیہ کے والد اور اس کی والدہ فاطمہ کے درمیان ہونے والی گفتگو کے بارے میں بتا رہے ہیں۔ ان کا بیٹا جاوید ایک سال پہلے اپنی سالگرہ کے دن 1965ء کی پاک بھارت جنگ میں شہید ہو جاتا ہے۔ اب ایک سال بعد بھائی کی سالگرہ اور شہادت کے دن رضیہ اپنے بھائی کی یاد میں شدید غمزدہ ہوئی ہے اور روتی ہے۔ جب رضیہ کا والد باہر سے آتا ہے تو وہ رضیہ کے متعلق پوچھتا ہے اور اس کی ماں جواب دیتی ہے کہ جب وہ کمرے میں آئی تو رضیہ میز پر سر کھے رہی تھی۔ اس پر اس کا باپ اپنی بیوی کو تسلی دیتے ہوئے کہہتا ہے کہ رضیہ بھی بچی ہے، رفتہ رفتہ صبر آجائے گا۔ اس میں کچھ وقت لگے گا۔ آج کا دن ان کے بیٹے جاوید کی سالگرہ اور شہادت دونوں کا دن ہے اس لئے اس کی ماں کہتی ہے کہ آج کے دن ہمارے زخم ایک بار پھر ہرے ہو گئے ہیں۔ رضیہ نے اپنے بھائی کی تصویر پر ہارڈ الاتھا۔ باب اس کے متعلق پوچھتا ہے اور جاوید کی تصویر کو غور سے دیکھتا ہے شاید وہ بھی غم کی شدت کو محسوس کر رہا ہے۔ رضیہ کی ماں اپنے شوہر سے دکھ بانٹتے ہوئے یہ کہنے کی کوشش کرتی ہے کہ رضیہ سالگرہ کے دن اپنے بھائی کے گلے میں ہارڈ النا چاہتی تھی مگر وہ جنگ میں چلا گیا اور شہید ہو گیا اور اب وہ ہماراں کی تصویر پر ڈال دیا ہے مگر غم کی شدت سے وہ بات پوری نہیں کر پاتی اور دوپٹے سے اپنے آنسو صاف کرتی ہے۔

نشرپارہ 3

رضیہ: پسند ہے یہ ہار آپ کو؟ مگر میں تمہیں دیکھا کرتا ہوں۔

حوالہ سبق اور حوالہ مصنف کے لئے نشرپارہ 1 ملاحظہ کیجئے۔

تشریح: اس فن پارہ میں رضیہ اور اس کے بھائی جاوید، جو شہید ہو چکا ہے، کی روح یا سائے کے درمیان ہونے والی گفتگو بیان کی جا رہی ہے۔ رضیہ کا بھائی جاوید ایک سال پہلے اپنی سالگرہ کے دن 1965ء کی پاک بھارت جنگ میں شہید ہو جاتا ہے۔ اب ایک سال بعد بھائی کی سالگرہ اور شہادت کے دن رضیہ اپنے بھائی کی یاد میں شدید غمزدہ ہوئی ہے اور روتی ہے۔ جب باہر نکلتی ہے تو وہ بھائی (یا بھائی کے سائے) کو دیکھتی ہے۔ رضیہ کا بھائی جاوید کہتا ہے کہ وہ ہمار پہنچنے آیا ہے۔ رضیہ اس کے گلے میں ہارڈ کر پوچھتی ہے کہ کیا ہمار اسے پسند آیا؟ جاوید جواب دیتا ہے کہ میری بہن کا ہمار مجھے کیوں پسند نہیں ہو گا۔ ایسا لگتا ہے کہ اس ہمار کوشق اور قوس قزاح کو گوندھ کر بنایا گیا ہے۔ یہ الفاظ ظاہر کرتے ہیں کہ جاوید بھی اپنی بہن سے کتنا پیار کرتا ہو گا۔ وہ دروازے کی طرف دیکھتا ہے اور رضیہ اس سے اس کی وجہ پوچھتی ہے تو وہ کہتا ہے کہ اسے جانا ہے۔ جب رضیہ جانے کی وجہ پوچھتی ہے تو وہ جواب دیتا ہے کہ وہ کہاں جائے گا، سیہیں رہے گا، ہر وقت، ہر پل۔ وہ مزید کہتا ہے کہ میں تمہیں دیکھ سکتا ہوں مگر تم مجھے نہیں دیکھ سکتیں۔

نصابی کتاب کے مشقی سوالات

سوال 1 درج ذیل سوالات کے جواب دیجئے:

(الف) جاوید شہید کا تعلق کس شہر سے تھا؟

جواب جاوید شہید کا تعلق قصور شہر کی ایک نواحی بستی سے تھا۔

(ب) جاوید کے مکان کی حالت کس وجہ سے خراب تھی؟

جواب جاوید کے مکان کی حالت ستمبر 1965ء کی جنگ میں بھارتی بمباری کی وجہ سے خراب تھی۔

(ج) رضیہ کیوں رورہی تھی؟

جواب رضیہ کا بھائی جاوید ایک سال پہلے اپنی سالگردہ کے دین 1965ء کی پاک بھارت جنگ میں شہید ہو گیا تھا۔ ایک سال بعد بھائی کی سالگردہ اور شہادت کے دن رضیہ اپنے بھائی کی یاد میں شدید غمزدہ تھی اور رورہی تھی۔

(د) سالگردہ کے موقع پر جاوید کو کیا حکم ملا تھا؟

جواب سالگردہ کے موقع پر جاوید کو جنگ پر جانے کا حکم ملا تھا۔

(ه) رضیہ کے والد نے فاطمہ کو تسلی دینے کے لئے کیا جملے ادا کئے؟

جواب رضیہ کے والد نے فاطمہ کو تسلی دینے کے لئے کہا: ”یہ سعادت دنیا میں بہت خوش قسمت کے حصے میں آتی ہے۔ شہادت کو تم کیا سمجھتی ہو؟ وطن کی خاطر جان دے دینا، یہ شرف ہر ایک کو کہاں نصیب ہوتا ہے۔“

(و) رضیہ نے سائے کو دیکھ کر کس کا نام لیا؟

جواب رضیہ نے سائے کو ”بھائی جان“ کہہ کر پکارا تھا۔

(ز) شاداں نے ہاراٹھا یا تو چیخ کر کیا بولی؟

جواب شاداں نے ہاراٹھا یا تو چیخ کر کیا بولی: ”لہو، لہو، ہار پلہو۔ چیخ لہو!“

سوال 2 درج ذیل الفاظ کے جملے بنائیے:

آرائش ، کپکپاہٹ ، سعادت ، جائے وقوع ، مدھم ، شفت ، دم بخود ، رکھ رکھاو

جملے

الفاظ

جواب

میری بہن گھر کی آرائش وزیارات میں بہت دلچسپی لیتی ہے۔

سردی اور بیماری کے باعث رات مجھ پر کپکپاہٹ طاری ہو گئی تھی۔

آرائش

کپکپاہٹ

<p>میرے والدین کو حج کی سعادت حاصل ہو چکی ہے۔ حادثہ کی جائے وقوع پر بہت بھیز جمع ہو گئی تھی۔ ہوٹل کے ڈائنگ ہال میں روشنی بہت مددم تھی۔ آسمان پر شفق کا نظارا بہت خوبصورت دکھائی دیتا ہے۔ کشمیر میں قدرت کے نظارے دیکھ کر میں دم بہ خود رہ گیا تھا۔ میرے والد بہت رکھ رکھا وہ اے انسان ہیں۔</p>	سعادت جائے وقوع مددم شفق دم بہ خود رکھ رکھا وہ
--	---

سوال 3

جاوید شہید کا واقعہ اپنے الفاظ میں تحریر کیجئے۔

جواب جاوید شہید کی عمر شہادت کی وقت 24 سال کی تھی۔ وہ اپنے والدین اور اپنی 12 سالہ چھوٹی بہن رضیہ کے ساتھ قصور شہر کی ایک نواحی بستی میں رہتا تھا۔ وہ پاکستانی فوج کا ایک سپاہی تھا۔ 6 ستمبر 1965ء کو اس کی سالگرہ تھی۔ وہ چھٹی پر گھر آیا۔ اس کی بہن رضیہ نے اس کی سالگرہ منانے کا انتظام کر رکھا تھا۔ گھر کو جھنڈیوں سے سجا�ا اور خود اپنے پیے جمع کر کے بھائی کے گلے میں ڈالنے کے لئے ہاڑیدا۔ جب بھائی کے گلے میں ڈالنے کے لئے وہ بار الماری سے نکال کر لاری تھی تو دروازے پر دستک ہوئی۔ معلوم ہوا کہ 6 ستمبر 1965ء کو بھارت نے پاکستان پر بغیر کسی اعلان کے حملہ کر دیا ہے اور جاوید شہید کی چھٹیاں ختم کر کے اُسے مجازِ جنگ پر بلا لیا گیا ہے۔ جاوید شہید مجازِ جنگ پر جانے کے لئے تیار ہو گیا تو اس کی ماں نے اُسے روکا تو اس نے جواب دیا: ”ماں! وطن نے مجھے پکارا ہے۔ اب میں کسی اور کام کے لئے نہیں رُک سکتا۔“ جاوید شہید اُسی وقت روانہ ہو گیا۔ اس کی سالگرہ میں اس کے گلے میں ہارڈ انک کی اس کی بہن کی خواہش ادھوری رہ گئی۔ جاوید جنگ میں شہید ہو گیا۔ پروہہ بار اس کی بہن نے اس کی تصویر پر ڈال دیا۔

سوال 4

حب الوطنی کے موضوع پر مقالہ تحریر کیجئے۔

جواب

جواب کے لئے اگلے صفحات پر ”مقالات نویسی“ ملاحظہ کیجئے۔

سوال 5

میرزا ادیب نے اس ڈرامے میں کیا پیغام دیا ہے؟

جواب

میرزا ادیب نے اپنے ڈرامے ”شہید“ میں پیغام دیا ہے کہ ملک وطن کے لئے شہادت پانے والا مرکر بھی امر ہو جاتا ہے۔ قرآن کی تعلیمات کے مطابق ہم شہید کی زندگی کا ادراک نہیں کر سکتے مگر وہ زندہ ہوتا ہے اور روزی پاتا ہے۔ اسلام کی ان ہی تعلیمات کو مد نظر رکھ کر ڈرامہ ”شہید“ کا تانا بانا بنایا گیا ہے۔

سوال 6

درج ذیل الفاظ پر اعراب لگائیے:

لہو، غم گین، افرده، اختیار، مقام

جواب

لہو، غم گین، افسرده، اختیار، مقام

All Classes Chapter Wise Notes

Punjab Boards | Sindh Boards | KPK Boards | Balochistan Boards

AJK Boards | Federal Boards

تمام کلاسز کے نوٹس، سابقہ پیپرز، گیس پیپرز، معمودی مشقیں وغیرہ اب آن لائن حاصل کریں
پنجاب بورڈز، فیڈرل بورڈز، سندھ بورڈز، بلوچستان بورڈز، خیبر پختونخواہ بورڈز، آزاد کشمیر بورڈز کے نوٹس فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

9th Class
Notes | Past Papers

WWW.USMANWEB.COM

10th Class
Notes | Past Papers

WWW.USMANWEB.COM

11th Class
Notes | Past Papers

12th Class
Notes | Past Papers

تمام کلاسز کے نوٹس سابقہ پیپرز مکمل حل شدہ مشقیں بلکل فری ڈاؤن لوڈ کریں اور کسی بھی کتاب کی سوفٹ کاپی میں حاصل کرنے کے لیے ہمارے وائس اپ گروپ کو جوائن کریں۔

WhatsApp Group 0306-8475285

www.USMANWEB.COM

www.USMANWEB.COM